REGD. No. 5254

نون نمبر ۴۹

روزنامہ
الفضل
ربوہ

یوم شنبہ

فی پرچہ ایک آنہ سات پائی (سابقہ) ۱۰ نئے پیسے

۵ ربیع الثانی ۱۳۸۱ھ

جلد ۵۰/۱۵ | ۱۶ تبوک ۱۳۴۰ ہش | ۱۶ ستمبر ۱۹۶۱ء | نمبر ۲۱۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

نخلہ ۱۴ ستمبر بوقت گیارہ بجے دن

کل حضور کی طبیعت عام طور پر بہتر رہی۔ البتہ شام کو ہلکی اعصابی ضعف کی تکلیف ہو گئی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کامل و عاجل شفایابی اور کام والی لمبی زندگی کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں

افغان حکومت نے پاکستانی تاجروں کی املاک ضبط کر لیں

تورخم کے قریب رکاوٹ کھڑی کر کے سرحد کو مستقل طور پر بند کر دیا

پشاور ۱۵ ستمبر۔ حکومت افغانستان نے کئی پاکستانی تاجروں کی املاک ضبط کر لی ہیں۔ اور پاکستانی تاجروں سے واجبات وصول کرنے کے لئے ان پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے ہیں۔ افغان حکومت نے تورخم کے قریب رکاوٹ کھڑی کر کے سرحد کو مستقل طور پر بند کر دیا ہے۔ کابل کے حکمرانوں نے پاکستان کے سولہ ٹرک بھی روک لئے ہیں۔

پاکستانی تاجروں کا ایک قافلہ سرحد عبور کر کے کل تورخم پہنچا۔ ان تاجروں نے بتایا کہ افغان حکومت کی پاکستان سے تجارت بند کرنے کی یکطرفہ کارروائی کے بعد پاکستانی تاجروں سے سرکاری واجبات وصول کرنے کے لئے ان پر شدید ظلم و ستم کیا گیا۔ ان تاجروں نے بتایا کہ کئی پاکستانی تاجروں کی املاک بھی ضبط کر لی گئی ہیں۔ پاکستانی تاجروں کا قافلہ جب تورخم کے قریب سرحد پر پہنچا۔ تو افغان حکام کاغذات سفر میں بے مثال غلطیوں کے بہانے اسے چھ گھنٹے تک روکے رکھا۔ پاکستانی تاجروں نے بتایا ہے کہ سرحد بند ہونے سے افغان تاجروں کو سخت نقصان پہنچا ہے۔ لاکھوں من پھل گل سڑ گیا ہے۔ ایک اندازے کے مطابق افغانستان کے پھلوں کے تاجروں کو ۳½ لاکھ روپیہ کا نقصان روزانہ پہنچ رہا ہے۔

افغانستان میں پھلوں کے تاجر اور باغات کے مالک سرحد بند کرنے کے خلاف افغان حکومت سے کھلے بندوں احتجاج کر رہے ہیں ان خبروں میں بتایا گیا ہے کہ افغانستان میں افغان حکمرانوں کی مخالفت بڑھ رہی ہے۔

امریکی سائنسدانوں نے دو ٹن وزنی کیپسول خلا سے زمین پر اتار لیا

انسان کو زمین کے مدار پر بھیجنے اور واپس لانے میں امریکہ اسی سال کامیاب ہو جائیگا

واشنگٹن ۱۵ ستمبر۔ امریکہ نے کل ایک مرکری کیپسول خلا میں چھوڑنے کے ۳ گھنٹے بعد اسے بحر اوقیانوس سے ۲۸۰ میل دور سمندر سے حاصل کر لیا۔ اس کیپسول میں ایک مصنوعی انسان بھی رکھا گیا تھا جو خلاء میں داخل ہونے کے بعد دوبارہ کرہ ارض کی فضا میں داخل ہو گیا۔ سائنسی ماہروں نے امریکہ کے اس تجربہ کی کامیابی کو بہت اہم قرار دیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ اس کامیابی کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ امریکہ سال رواں کے اندر پہلے انسان کو خلا میں بھیجنے میں کامیاب ہو جائے گا۔

دو ٹن کا مرکری کیپسول اسی قسم کا تھا جیسا امریکہ کے دو خلائی مسافروں ایلن شیپرڈ اور ورجل گرسم کو خلا میں بھیجنے کے لئے استعمال کیا گیا تھا۔ اس تجربہ کی ہر چیز طے شدہ پروگرام کے مطابق انجام کو پہنچی۔ کیپسول میں جو مصنوعی آدمی رکھا گیا تھا۔ امریکی سائنسدانوں کے قول کے مطابق وہ عام انسان کی طرح سانس لیتا اور بولتا تھا۔ اور اسے آدمیوں کی طرح پسینہ بھی آتا تھا۔ اس کیپسول نے ایک سو سولہ منٹ کے عرصہ میں زمین کے گرد ایک چکر مکمل کر لیا۔ اس کے بعد راکٹ کی رفتار کم کرنے والی ریجیں استعمال کی گئیں۔ تاکہ اسے زمین پر اتارا جا سکے اور اسے کامیابی سے اتار لیا گیا۔ ماہرین نے اطلاع دی ہے کہ اب امریکہ تین مرتبہ تدور کو خلا میں بھیجکر واپس زمین پر اتار سکے گا۔

حضرت نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کی صحت کے متعلق اطلاع

لاہور ۱۵ ستمبر بوقت ۸½ بجے صبح بذریعہ فون — حضرت نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کی حالت ویسی ہی ہے۔ البتہ رات جو گھنٹے پسینے آ کر ضعف ہو جایا کرتا تھا اس میں کمی ہے کمزوری اور غنودگی بدستور ہے۔ ٹیکے کے ذریعہ سے خوراک پہنچائی جاتی ہے۔

احباب جماعت صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص توجہ اور درد سے دعائیں کریں۔

— نیروبی ۱۵ ستمبر۔ کینیا سنٹرل سکھ کونسل کے سیکرٹری جنرل نے اپنی ایک تار میں روسی وزیراعظم سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ امن کے دیوتا نہرو کو مشورہ دیں کہ وہ پنجابی صوبہ کا مطالبہ تسلیم کر کے ماسٹر تارا سنگھ کی جان بچا کر پنجاب میں امن بحال کریں۔

اخویم میاں عبد اللہ خان صاحب کیلئے دعا کی تحریک

— حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی —

لاہور سے اطلاع ملی ہے کہ اخویم نوابزادہ میاں عبد اللہ خان صاحب بدستور بیمار چلے جاتے ہیں اور جوں جوں بیماری لمبی ہوتی جاتی ہے۔ کمزوری بڑھتی جاتی ہے اور خطرے کی حالت میں اضافہ ہو رہا ہے۔ تازہ رپورٹ بہت تشویشناک ہے کیونکہ کمزوری اور دیگر عوارض کے علاوہ دل کے دورے بھی پڑنے شروع ہو گئے ہیں۔ وہ اپنی گزشتہ گیارہ سالہ طویل بیماری کی وجہ سے پہلے سے کافی کمزور ہو چکے ہیں اور درمیانی افاقہ نے ان کی صحت میں کوئی مستقل بہتری کی صورت پیدا نہیں کی کیونکہ بیماری کے ذرا سے حملہ کے نتیجہ میں خطرہ پیدا ہو جاتا ہے اور موجودہ بیماری کا دورہ تو اپنی ذات میں بھی کافی لمبا ہو گیا ہے۔ اور کئی دفعہ تشویشناک صورت پیدا ہو چکی ہے۔ پس مخلص احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ ہمارے عزیز میاں عبد اللہ خان صاحب کی صحت اور شفایابی کے لئے خاص توجہ اور درد دل سے دعائیں فرمائیں۔ اور خدا سے اجر پائیں۔

خاکسار مرزا بشیر احمد از نخلہ (جابہ) ۱۴ ستمبر ۱۹۶۱ء

درخواست دعا

میرے بھائی جان شیخ عبد السمیع صاحب قمر جو محترم شیخ محمد محسن صاحب مرحوم ملز اونر لائل پور کے فرزند ہیں، کار کے حادثہ میں زخمی ہو گئے ہیں۔ اور آجکل میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ میں بزرگان سلسلہ اور جملہ بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل و کرم سے جلد کامل صحت عطا فرمائے، آمین

منور سلطانہ کوٹھی دار الحمد لائل پور

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی اے، ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

— روزنامہ الفضل ربوہ —
مورخہ ۱۶ ستمبر ۱۹۶۱ء

دُعا کی اہمیّت

موجودہ زمانہ میں الحادی فلسفہ اور سائنس کے زیر اثر جہاں لوگ خدا تعالےٰ کے منکر ہوگئے ہیں وہاں لازماً معاد یعنی دوسری دنیا میں جزا سزا کے بھی منکر ہیں اور دعا وغیرہ کے اثر کو بھی نہیں مانتے۔ ظاہر ہے کہ جب ان لوگوں کے خیال میں سوائے مادی قوتوں کے اور کوئی ہستی موجود نہیں جس کی حکمت سے یہ کارخانہ کائنات چل رہا ہے۔ تو دوسری دنیا میں جزا سزا کا سوال ہی پیدا نہیں ہوسکتا اور نہ دعا اور اس کی قبولیت کوئی معنی رکھتی ہے ؛

ایسے لوگوں کو چھوڑ کر ان کے زیر اثر ایک طبقہ ایسا بھی ہے جو بظاہر خدا تعالےٰ کو مانتا ہے اور زندگی بعد الممات کا بھی قائل معلوم ہوتا ہے۔ مگر وہ دعا کی تاثیر کو نہیں مانتا اور وہ یہ کہتا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے کچھ قوانین بنا دیئے ہوئے ہیں۔ جن کے مطابق یہ دنیا چل رہی ہے۔ ان میں اب کسی دعا کی تاثیر سے کوئی تبدیلی پیدا نہیں ہوسکتی۔ وغیرہ وغیرہ۔

اس عقیدہ کی ایک وجہ تو یہی ہے۔ کہ یہ لوگ بھی دراصل عملاً مادہ پرست ہی ہیں۔ ان کے خیال میں بھی یہ دنیا بکے بندھے قوانین سے چل رہی ہے۔ اور اللہ تعالےٰ محض عضو معطل ہے وہ اب کسی کی دعا سے ان قوانین میں تبدیلی نہیں کر سکتا۔ ظاہر ہے کہ ایسا خدا خواہ کتنی بھی قوتوں کا مالک ہو۔ اور خواہ وہ کتنی بھی قدرت رکھتا ہے نہ تو اس کی ہستی ثابت کی جاسکتی ہے اور نہ اس کو ماننے یا نہ ماننے کا سوال ہی پیدا ہوتا ہے۔ کیونکہ اول تو ہم اس کو اپنے ظاہری حواس سے دیکھ ہی نہیں سکتے۔ اور نہ اس کو محسوس کر سکتے ہیں۔ اس لئے وہ ہمارے سائنسی مشاہدہ اور تجربات کی گرفت سے باہر ہے۔ ہم نہیں جان سکتے کہ وہ ہے بھی یا نہیں۔ دوسرے اگر ہم اس کو جان بھی سکیں تو پھر بھی چونکہ وہ ہمارے مصائب اور زندگی کی تلخ راہوں میں کوئی مدد نہیں کر سکتا۔ اس کا وجود ہمارے لئے کوئی قیمت نہیں رکھتا۔ اس سے بہتر تو ایک معمولی جانور ہے۔ جو ہماری زندگی میں کام آسکتا ہے۔ مثلاً بیل گائے وغیرہ بلکہ ایسا خدا تعالےٰ نعوذ باللہ اس لحاظ سے بھی شاید ناکارہ ہے جس کو ہم اپنے ہاتھوں سے بنا کر پوجتے ہیں۔ کیونکہ وہ ہم کو ہماری ظاہری آنکھوں سے نظر تو آتا ہے۔ اور ہم اس پر اپنی توجہ کو مرتکز کر سکتے ہیں۔ اس طرح توجہ کی طاقت کو بڑھانے کے لئے وہ مفید ہوسکتا ہے۔

لہٰذا اگر کوئی اللہ تعالےٰ موجود ہے اور اس نے یہ کارخانۂ کائنات برپا کیا ہے۔ اور اسی کی حکمتوں سے یہ چل رہا ہے تو ہمیں اس کا فائدہ جبھی ہو سکتا ہے کہ ہم اس کو جاننے کے لئے کوئی ٹھوس دلائل اور ذرائع رکھتے ہوں۔ دوسرے اس کو ہم تجربہ اور مشاہدہ سے قادر مطلق سمجھتے ہوں۔ ورنہ اگر وہ موجود بھی ہے۔ اور قادر مطلق بھی ہے۔ تو اس کو ماننے سے ہمیں کوئی فائدہ نہیں۔ ہمارے لئے وہ محض ایک بے بود ہستی ہے۔ ایک چھلاوہ ہے ایک بے بنیاد چیز ہے۔

یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم کے شروع ہی میں جہاں اللہ تعالےٰ نے متقی کی پہچان یہ بتائی ہے کہ وہ غیب پر ایمان رکھتا ہو۔ وہیں اس نے اپنی پہچان اپنے علم کے لئے ذرائع بھی بتا دیئے ہیں۔ اور صرف یہی نہیں فرمایا کہ غیب پر ایمان لاؤ بلکہ یہ بھی فرمایا ہے کہ صلوٰۃ کو قائم کرو۔ اور راہ للہ انفاق کرو۔ صلوٰۃ وہ ذریعہ ہے جس سے ہم اللہ تعالےٰ کے ساتھ تعلق پیدا کر سکتے ہیں اور انفاق وہ ذریعہ ہے جس سے ہم مخلوق خدا کے ساتھ ہمدردی کے تعلقات قائم کر سکتے ہیں۔

یہ دونوں باتیں بنیادی چیزیں ہیں جو مخلوق سے خالق تک ہماری روح کے اندر سے ایک سلسلہ گزارتی ہیں۔ مگر یہ صرف اجمالی ذریعہ ہے۔ اس جگہ اللہ تعالےٰ نے ایک نہایت واضح ذریعہ کا بھی ذکر فرمایا ہے۔ جس سے ہم اللہ تعالےٰ کو جان سکتے ہیں۔ اور وہ ہے رسالت کا ذریعہ۔ یعنی ہمیں صرف غیب پر ہی ایمان نہیں لانا چاہیئے۔ اور صرف صلوٰۃ قائم کرنا ہی نہیں اور نہ انفاق ہی کافی ہے بلکہ اللہ تعالےٰ کے رسولوں پر بھی ایمان لانا ضروری ہے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ کے رسولوں کے ذریعہ ہی خدا تعالےٰ کے وجود پر ہمارا یقین محکم ہو سکتا ہے۔

الّذین یؤمنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک

یعنی اے مخاطب ضروری ہے کہ اس پر بھی ایمان لایا جائے۔ جو تجھ پر نازل ہوا ہے اور جو تجھ سے پہلے نازل ہوا ہے۔ اس طرح رسالت ایک متعین ذریعہ ہے۔ جس سے اللہ تعالےٰ کی شناخت ہوتی ہے۔ جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ قادر مطلق ہستی واقعی قادر مطلق ہستی ہے۔ وہ ایک ہمہ وقت زندہ خدا ہے۔ جو فعّال لما یرید ہے۔ یہ دنیا اسی کے ارادہ کے ماتحت ہے۔ وہ قوانین جن سے یہ کارخانہ کائنات چل رہا ہے۔ اسی قادر مطلق ہستی کے وضع کردہ ہیں۔ اور وہ قوانین اس کے ارادہ کے ماتحت ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ جہاں یہ کائنات اللہ تعالےٰ کے تکوینی قوانین کی مظہر ہے۔ وہاں رسالت اس کے روحانی قوانین کی مظہر ہے۔ ان قوانین کی جن قوانین سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اس پُر حکمت تکوینی قوانین کی بنانے والی ہستی فعال لما یرید ہے وہ قادر مطلق ہستی وہ ہے جو اپنے قوانین میں تبدیلی بھی کر سکتی ہے۔ بظاہر یہ تبدیلی کرنا شاید ایک بے قاعدگی معلوم ہوتی ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ یہی وہ راستہ ہے۔ جس پر چل کر ہم زندہ خدا تک پہونچ سکتے ہیں۔ اور اس کی شناخت کر سکتے ہیں۔ اگر رسالت کا سلسلہ نہ ہوتا تو محض دنیوی عقل کے سہارے ہم کبھی اس حقیقی خدا کو نہ پا سکتے۔ اور نہ اس کو جان سکتے۔ کہ واقعی کوئی ایسی ہستی موجود بھی ہے۔ البتہ ہم "ہونی چاہیئے" کے مقام تک شاید پہنچ جاتے۔ مگر بغیر رسالت کے ہم "ہے" کے مقام تک پہونچنے کا کوئی راستہ نہ معلوم کر سکتے۔ یہ رسالت ہے جس سے ہم کو قرآن کریم جیسی راہنما کتاب ملی ہے۔ جس نے ہمیں یہ علم دیا ہے۔ کہ غیب پر محکم یقین پیدا کرنے کے لئے اللہ تعالےٰ نے رسالت کا سلسلہ قائم کیا ہے۔ قرآن کریم نے نہ صرف اسی راستہ کی طرف راہ نمائی کی ہے۔ بلکہ دیگر راستوں کی طرف بھی راہ نمائی فرمائی ہے۔ جو دراصل رسالت کے منبع سے ہی سوتوں کی طرح پھوٹتے ہیں۔ مثلاً ایک ذریعہ وہ ہے جس کو "دعا" کہتے ہیں۔ اگر رسالت نہ ہوتی۔ تو ہم دعا کی حقیقت کو بھی نہ پا سکتے۔ رسالت ہی کے ذریعہ ہم کو یہ علم ہوا ہے کہ وہ قادر مطلق ہستی ہماری دعاؤں کو سنتی

ادعونی استجب لکم

پھر قرآن کریم کے ذریعہ سے ہی ہمیں یہ علم ہوا ہے کہ اللہ تعالےٰ سے ہمکلام ہوا جا سکتا ہے اور کن طریقوں سے ایسا ہو سکتا ہے قرآن کریم نے ہی ہم کو بتایا ہے کہ اللہ تعالےٰ سے ہمکلام ہونے کے تین ذرائع ہیں۔ اول وراء حجاب یعنی رویا و کشوف۔ رسول اور وحی۔ اس طرح نہ صرف دعا کے ذریعہ ہی بلکہ رویا و کشوف اور رسولوں اور وحی کے ذریعہ بھی ہم اللہ تعالےٰ کے وجود کا یقین محکم حاصل کر سکتے ہیں ؛

آج تمام دنیا نے اس حقیقت کو فراموش کر دیا ہے اور افسوس یہ ہے کہ وہ لوگ بھی جو قرآن کریم پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور اس کی تلاوت کرتے رہتے ہیں۔ مگر مغربی کلچر کے اثر کے ماتحت دعا کی قبولیت کے قائل نہیں۔ حالانکہ دعا کوئی جادو ٹونہ نہیں بلکہ یہ اللہ تعالےٰ کی حقیقی شناخت کا نہایت مبین ذریعہ ہے۔ یہ وہ روحانی تجربہ اور مشاہدہ ہے۔ جو مادی دنیا میں سائنسی تجربہ اور مشاہدہ کی طرح یقینی علم دیتا ہے۔ اور جس کے بغیر ہم اللہ تعالےٰ کے وجود کا حق الیقین ہی نہیں حاصل کر سکتے ؛

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"اگر دعا نہ ہوتی تو کوئی انسان خدا شناسی کے بارے میں حق الیقین تک نہ پہنچ سکتا۔ دعا سے الہام ملتا ہے۔ دعا سے ہم خدا تعالےٰ سے کلام کرتے ہیں۔ جب انسان اخلاص اور توحید اور محبت اور صدق اور صفا کے قدم سے دُعا کرتا کرتا فنا کی حالت تک پہنچ جاتا ہے تب وہ زندہ خدا اس پر ظاہر ہوتا ہے۔ جو لوگوں سے پوشیدہ ہے۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام ص۲۹)

درخواست ہائے دعا

(۱) مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب صحابی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام ساکن لائل پور کی ران کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ اور وہ میو ہسپتال میں زیر علاج ہیں مخلصین جماعت سے ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار عبد الحمید

(۲) خاکسار کے بھائی مکرم چوہدری نثار احمد صاحب کو اب پہلے سے افاقہ ہے۔ لیکن ابھی ہفتہ عشرہ اور ہسپتال میں رہنا پڑیگا۔ میں ایک دفعہ پھر ان کی صحت کامل و عاجل کے لئے بزرگان سلسلہ درویش بھائیوں اور دیگر احباب سے دعا کی درخواست کرتا ہوں جزاکم اللہ احسن الجزاء انکی بیماری کے پیش نظر میں ابھی جہلم میں مقیم ہوں۔

خاکسار ظہور احمد (آڈیٹر) حال جہلم

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

مشکلات و مصائب کے پیچھے بھی برکتوں اور رحمتوں کے خزانے مخفی ہوتے ہیں

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جو مشکلات پیش آئیں ان کے نتیجے میں لاتعداد نشانات اور معجزات ظاہر ہوئے

فرمودہ ۳۰ مئی سنہ ۱۹۲۷ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

(قسط نمبر ۲)

ایک لطیفہ مشہور ہے

کہ دو شخص کسی سٹیشن پر گاڑی کے انتظار میں کھڑے تھے ان میں سے ایک دلی کا تھا اور دوسرا لکھنو کا۔ گاڑی کے آنے میں کچھ دیر تھی ان دونوں نے رسمی علیک سلیک کے بعد جب ایک دوسرے کے متعلق یہ معلوم کیا کہ آپ دلّی کے ہیں اور آپ لکھنؤ کے ہیں تو ان دونو نے یہ کوشش شروع کر دی کہ اخلاق دکھانے میں ایک دوسرے سے سبقت لے جائیں اور دونو نے چاہا کہ ایک دوسرے پر اپنے اخلاق کا اثر ڈالیں چنانچہ انہوں نے اپنے اپنے مخصوص طریق پر ایک دوسرے سے گفتگو شروع کر دی اور بات بات پر قبلہ میر صاحب اور قبلہ مرزا صاحب کہا جانے لگا۔ ایک کہتا قبلہ میر صاحب فلاں بات یوں ہوئی اور دوسرا جھک کر کہتا قبلہ مرزا صاحب فلاں بات یوں ہے غرض دونوں نے اپنے اخلاق دکھانے کی کوشش میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی تھوڑی دیر کے بعد گاڑی پلیٹ فارم پر آکر کھڑی ہو گئی۔

تو لکھنؤ والے نے کہا

قبلہ مرزا صاحب پہلے آپ چڑھئے دلّی والے نے کہا قبلہ میر صاحب! پہلے آپ۔ لکھنؤ والے نے پھر کہا قبلہ! بھلا میں یہ گستاخی کر سکتا ہوں پہلے آپ ہی کو چڑھنا ہوگا آپ مجھے کیوں کانٹوں میں گھسیٹتے ہیں۔ چنانچہ وہ کافی دیر تک اسی طرح کرتے رہے۔ لکھنؤ والا فرشی سلام کرتا اور کہتا قبلہ مرزا صاحب پہلے آپ ہی چڑھیں گے اور دلّی والا نہایت آداب بجا لا کر کہتا قبلہ میر صاحب پہلے آپ۔ وہ اسی طرح کر رہے تھے کہ گاڑی نے سیٹی دی یہ دیکھ کر وہ دونو ایک ڈبے کی طرف لپکے اور ڈنڈے پکڑ کر بمشکل دروازے میں پہنچے

اب صورت یہ تھی

کہ دروازہ چھوٹا تھا اور وہ دونوں دروازے کے اندر پھنس گئے نہ وہ اندر جا سکتا تھا اور نہ یہ۔ انہوں نے ایک دوسرے کو دھکے دینے شروع کئے اور آخر نوبت یہاں تک پہنچی کہ وہ سخت کلامی پر اتر آئے اور ایک کہتا خبیث اندر جاؤ یا مجھے گذرنے دو۔ دوسرا کہتا مجھے اندر جانے دو اور پھر کمینے اور پاجی کے الفاظ شروع ہو گئے پس جب انسان پر مصیبت آتی ہے اور تھوڑی بہت تکلیف پہنچتی ہے تو وہ اخلاق فاضلہ کو یکسر بھول جاتا ہے اب کہاں وہ حالت کہ قبلہ میر صاحب اور قبلہ مرزا صاحب کے القاب جھک جھک کر ادا ہو رہے تھے اور کہاں یہ حالت کہ خبیث۔ کمینے اور پاجی کے الفاظ پر اتر آئے۔ پس جب سہولت اور آرام ہو تو لوگ اخلاق دکھاتے ہیں لیکن جب مقابلہ اور مشکلات پیش آئیں تو سب کچھ بھول جاتے ہیں اور ایک دوسرے سے زیادہ فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں مجھے لکھنؤ والوں کے اخلاق کے متعلق اپنا

ایک لطیفہ یاد ہے

میری شادی چھوٹی عمر میں ہی ہو گئی تھی اس وقت میری عمر چودہ اور پندرہ سال کے درمیان تھی اور یہ عمر بچپن کی عمر میں ہی شمار ہوتی ہے اس وقت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب آگرہ میں تھے ہم یوپی میں گئے تو کئی دفعہ تھے مگر وہاں کے مخصوص اخلاق سے کبھی واسطہ نہ پڑا تھا۔ ہم اپنے قریبی رشتہ داروں کے ہاں جا کر ٹھہرا کرتے تھے اور وہاں اپنے بزرگوں سے ڈانٹ ڈپٹ ہی سننے میں آتی تھی۔ قبلہ اور حضرت کبھی سنا نہ تھا غرض جب شادی کے وقت میں آگرہ گیا تو ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب نے میرے اعزاز میں وہاں کے رؤسا کو دعوت دی ان میں ایک شہر کے مجسٹریٹ صاحب بھی تھے جب کھانا کھا چکے اور وہ رؤسا واپس ہونے لگے تو وہ مجسٹریٹ صاحب میرے پاس آئے اور بڑی تعظیم کے ساتھ

جھک جھک کر سلام کرنے لگے

میں نے اپنی یہاں کی عادت کے مطابق ان کی تعظیم کی مجھے تو جھکنا آتا نہ تھا مگر میں ان کے جھکنے پر دل ہی دل میں کہہ رہا تھا کہ یہ کیا کر رہے ہیں۔ میں ان کی تعظیمی حرکات پر بڑی مشکل سے ہنسی کو ضبط کر سکا۔ اس وقت جو مجھ سے ایک حرکت سرزد ہوئی اس کو یاد کر کے اب بھی بے اختیار ہنسی آجاتی ہے وہ یوں ہوا کہ مجھ سے ملنے کے بعد جونہی ان مجسٹریٹ صاحب نے منہ موڑا میں نے ان کی نقل اتارنی شروع کر دی اور اتفاق ایسا ہوا کہ دروازہ تک پہنچ کر ان کو کوئی کام یاد آگیا اور وہ واپس مڑ آئے۔ میں ان کے واپس مڑنے سے بے خبر رہا اور اسی طرح ان کی نقل اتارتا رہا میں نے جو آنکھ اٹھا کر دیکھا تو وہ سامنے کھڑے تھے یہ دیکھ کر مجھے سخت شرمندگی اٹھانی پڑی کہ یہ اپنے دل میں کیا سمجھتے ہوں گے غرض ان کے تکلفات اتنے زیادہ ہوتے ہیں کہ جن کی حد ہی نہیں۔ مگر اخلاق فاضلہ کا پتہ درحقیقت مشکل اور مصیبت کے وقت لگتا ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے

اُحد کی جنگ

ایک نہایت صبر آزما جنگ تھی۔ اس سے پہلے کبھی آپؐ پر قاتلانہ حملہ نہ ہوا تھا اور نہ صرف یہ کہ جنگ احد میں آپؐ پر حملہ ہی ہوا اور نہ صرف یہ کہ آپؐ کے بعض دانت بھی ٹوٹ گئے اور نہ صرف یہ کہ آپؐ زخمی ہو گئے بلکہ دشمن آپؐ کی بیہوشی کی حالت میں آپؐ کے اوپر سے اور آپؐ کے ساتھیوں کے اوپر سے ان کے جسموں کو روندتا ہوا گذرا اور یہ آپؐ کی زندگی میں اپنی قسم کی پہلی مثال تھی مگر اس جنگ میں بھی ہم دیکھتے ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کس طرح بلند حوصلگی اور اپنے اعلےٰ اخلاق کا نمونہ پیش کیا اور لوگوں کے ساتھ ہمدردی اور دلجوئی کی۔ اس

جنگ کے حالات سے پتہ چلتا ہے

کہ آپؐ اخلاق کے کتنے بلند ترین مقام پر کھڑے تھے اور اس جنگ میں صحابہؓ کی عدیم المثال قربانیوں کا بھی پتہ چلتا ہے میں اس وقت کی آ

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عدیم المثال ہمدردی

"پیغام پہنچانے والے عام طور پر پیغام پہنچا دیتے ہیں۔ اور اس بات کی پرواہ نہیں کرتے کہ اس پر عمل ہو یا نہ ہو۔ گویا وہ تبلیغ صرف کان ہی تک محدود ہوتی ہے۔ برخلاف اس کے مامورین الٰہی کان تک بھی پہنچاتے ہیں۔ اور اپنی قدسی قوت کے زور اور ذریعہ سے دل تک بھی پہنچاتے ہیں اور یہ بات کہ جذب اور عقدِ ہمت ایک انسان کو اس وقت دیا جاتا ہے جبکہ وہ خدا تعالیٰ کی چادر کے نیچے آجاتا ہے اور ظلّ اللہ بنتا ہے۔ پھر وہ مخلوق کی ہمدردی اور بہتری کیلئے اپنے اندر ایک اضطراب پاتا ہے۔ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اس مرتبہ میں کل انبیاء علیہم السّلام سے بڑھے ہوئے تھے اسلئے آپؐ مخلوق کی تکلیف دیکھ نہیں سکتے تھے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ عزیزٌ علیہ ما عنتم یعنی یہ رسولؐ تمہاری تکالیف کو دیکھ نہیں سکتا۔ وہ اس پر سخت گراں ہے۔ اور اُسے ہر وقت اس بات کی تڑپ لگی رہتی ہے کہ تم کو بڑے بڑے منافع پہنچیں۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۵۶)

کررہا ہوں۔ جب آپ جنگ ختم ہونے پر مدینہ واپس تشریف لا رہے تھے۔ مدینہ کی عورتیں جو آپؐ کی شہادت کی خبر سُن کر سخت بیقرار تھیں اب وہ آپؐ کی آمد کی خبر سُن کر آپؐ کے استقبال کے لئے مدینہ سے باہر کچھ فاصلہ پر پہنچ گئی تھیں۔ ان میں آپؐ کی ایک سالی زینبؓ بنت جحش بھی تھیں۔ ان کے تین نہایت قریبی رشتہ دار جنگ میں شہید ہوگئے تھے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جب انہیں دیکھا تو فرمایا اپنے مردے کا افسوس کرو (یہ عربی زبان کا ایک محاورہ ہے

جس کے معنے یہ ہوتے ہیں

کہ میں تمہیں خبر دیتا ہوں کہ تمہارا عزیز مارا گیا ہے) زینبؓ بنت جحش نے عرض کیا یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کس مردے کا افسوس کروں۔ آپؐ نے فرمایا تمہارا ماموں حمزہؓ شہید ہوگیا ہے یہ سن کر حضرت زینبؓ نے انا للّٰہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور پھر کہا اللہ تعالےٰ ان کے مدارج بلند کرے وہ کتنی اچھی موت مرے ہیں۔ اس کے بعد آپؐ نے فرمایا اچھا اپنے ایک اور مرنے والے کا افسوس کرلو۔ زینبؓ نے عرض کیا یارسول اللہؐ کس کا۔ آپؐ نے فرمایا تمہارا بھائی عبداللہ بن جحش بھی شہید ہوگیا ہے۔ زینبؓ نے پھر انا للّٰہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور کہا الحمدللّٰہ وہ تو بڑی ہی اچھی موت مرے ہیں۔ آپؐ نے پھر فرمایا زینبؓ! اپنے ایک اور مردے کا افسوس کرو۔ اس نے پوچھا یارسول اللہؐ کس کا؟ آپؐ نے فرمایا

تیرا خاوند بھی شہید ہوگیا ہے

یہ سن کر زینبؓ کی آنکھوں سے آنسو رواں ہوگئے اور اس نے کہا ہائے افسوس!! یہ دیکھ کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھو عورت کو اپنے خاوند کے ساتھ کتنا گہرا تعلق ہوتا ہے۔ جب میں نے زینبؓ کو اس کے ماموں کے شہید ہونے کی خبر دی تو اس نے پڑھا انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ جب میں نے اسے اس کے بھائی کے شہید ہونے کی خبر دی تو اس نے پھر بھی انا للّٰہ وانا الیہ راجعون ہی پڑھا لیکن جب میں نے اس کے خاوند کے شہید ہونے کی خبر دی تو اس نے ایک آہ بھر کر کہا ہائے افسوس! اور وہ اپنے آنسوؤں کو روک نہ سکی اور گھبرا گئی۔ پھر آپؐ نے فرمایا عورت کو اپنے وقت میں اپنے عزیز ترین رشتہ دار اور قریبی رشتہ دار بھول جاتے ہیں لیکن اُسے

محبت کرنے والا خاوند

یاد رہتا ہے۔ اس کے بعد آپ نے زینبؓ سے پوچھا۔ تم نے اپنے خاوند کی وفات کی خبر سن کر ہائے افسوس کیوں کہا تھا۔ زینبؓ نے عرض کیا یارسول اللہؐ مجھے اس کے بچے یاد آگئے تھے کہ ان کا کون رکھوالی کریگا آپؐ نے فرمایا میں اللہ تعالےٰ سے دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالےٰ ان کی تمہارے خاوند سے بھی بہتر خبرگیری کرنے والا کوئی شخص پیدا کردے۔ چنانچہ اسی دعا کا نتیجہ تھا کہ زینبؓ کی شادی حضرت طلحہؓ کے ساتھ ہوئی اور ان کے ہاں محمد بن طلحہ پیدا ہوا مگر

تاریخوں میں ذکر آتا ہے

کہ حضرت طلحہؓ اپنے بیٹے محمد کے ساتھ اتنی محبت اور شفقت نہیں کرتے تھے جتنی کہ زینبؓ کے پہلے بچوں کے ساتھ۔ اور لوگ یہ کہتے تھے کہ کسی کے بچوں کو اتنی محبت سے پالنے والا

طلحہؓ سے بڑھ کر

اور کوئی نہیں۔ اور یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا کا نتیجہ تھا۔ اس کے بعد رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آگے بڑھے۔ اس وقت سعد بن معاذ آپؐ کی سواری کی باگ پکڑے ہوئے آپؐ کے آگے آگے خوشی کے ساتھ چل رہے تھے اور

ان کو خوشی یہ تھی

کہ رسول کریم (صلے اللہ علیہ وسلم) کو زندہ واپس مدینہ میں لا رہے ہیں۔ حضرت سعد بن معاذ کی بوڑھی اور کمزور نظر والدہ بھی مدینہ کی عورتوں کے ساتھ آپؐ کے استقبال کے لئے باہر آرہی تھیں اور چونکہ اس سے پیشتر مدینہ میں آپؐ کی وفات کی خبر مشہور ہوچکی تھی۔ اس لئے وہ سن کر کہ آپؐ صحیح سلامت تشریف لا رہے ہیں وفور محبت سے آپؐ کی زیارت کے لئے باہر آگئی تھیں۔ حضرت سعدؓ نے جب اپنی والدہ کو دیکھا تو شاید اس خیال سے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتاؤں کہ میری بوڑھی والدہ کے دل میں بھی آپؐ کے لئے کتنی محبت ہے کہ وہ باوجود نظر کی کمزوری اور ضعیفی کے لڑکھڑاتی ہوئی چلی آرہی ہیں اور وہ آپؐ کی زیارت کے لئے بیتاب ہیں عرض کیا یارسول اللہؐ میری ماں، یارسول اللہؐ میری ماں۔ آپؐ نے فرمایا

سواری کو روک لو

سواری جب بڑھیا کے قریب پہنچ کر رُکی تو آپؐ نے اس بڑھیا کو فرمایا بی بی مجھے افسوس ہے کہ تمہارا جوان بیٹا عمرو بن معاذ لڑائی میں شہید ہوگیا ہے۔ وہ بڑھیا جو آپؐ کی شکل دیکھنے کے لئے بیتاب ہورہی تھی۔ اس نے دیکھا چہرہ اوپر اٹھایا اور اپنی دھندلی آنکھوں سے آپؐ کے چہرے کو دیکھا اور عرض کیا یارسول اللہؐ خدا نے بھی دیکھئے! آپ کیسی باتیں کررہے ہیں۔ جب آپؐ سلامت ہیں تو باقی ساری مصیبتیں میں نے بھون کر کھالی ہیں

ان واقعات پر غور کرو

اور دیکھو کہ آپؐ کو کتنا زیادہ احساس تھا کہ جس کسی کو تکلیف پہنچی ہے اس کے ساتھ ہمدردی کی جائے۔ اس کے بعد آپؐ نے اس بڑھیا سے فرمایا۔ تم بھی خوش ہو اور دوسری

تمام بہنوں کو بھی جن کے رشتہ دار لڑائی میں شہید ہوگئے ہیں۔ یہ خوشخبری سنا دو کہ ہمارے جتنے آدمی لڑائی میں شہید ہوئے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے ان سب کو جنت میں اکٹھا رکھا ہے۔ اور ان سب نے اللہ تعالےٰ سے دعا کی ہے کہ اے خدا ہمارے پسماندگان کی خبرگیری رکھیو۔ اس کے بعد آپؐ نے دعا کی کہ اے خدا

احد کے شہیدوں کے پسماندگان

کے دلی رنجوں کو دور کر اور انہیں صبر دے اور ان کے پیچھے رہنے والوں کا خود خبرگیر ہو۔ اس واقعہ سے معلوم ہوسکتا ہے کہ کس طرح آپؐ نے مدینہ میں داخل ہونے سے پہلے ہی احد کے شہیدوں کے پسماندگان کی دلجوئی فرمائی اور ان کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا۔ اور باوجود اس کے کہ آپ زخمی ہوچکے تھے، آپؐ کے عزیز بھی رشتہ دار شہید ہوگئے تھے اور آپؐ کے عزیز ترین صحابہؓ فوت ہوگئے تھے۔ آپؐ نے قدم قدم پر مدینہ کے لوگوں کی دلجوئی فرمائی تھی آپؐ کو اپنی تکلیف کا ذرہ بھی احساس نہ تھا۔ آپؐ کے سوا ایسا کوئی شخص نہیں ہوسکتا جو اتنی تکلیفوں کے ہوتے ہوئے دکھوں اور اتنی مصیبت کے وقت دوسروں کے ساتھ

ہمدردی کا اظہار کرے

ایسے وقت میں تو لوگ کسی کے ساتھ بات کرنے کے روادار بھی نہیں ہوتے چہ جائیکہ وہ کسی کے ساتھ ہمدردی کی باتیں کریں۔

(باقی)

درخواست دعا

میرا لڑکا یٰسین و محمد رفیق بعارضہ بخار اور خلیق محمد بعارضہ پیچش بیمار ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے خاص فضل سے انہیں شفائے کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

محمد یعقوب دارالصدر شرقی ربوہ

(۲) حتیٰ کہ مذہب کو بھی پسند کرنے لگتا ہے۔ اسلام نے سادگی کو پسند فرمایا ہے۔ تکلفات سے منع فرمایا ہے۔ (فتاوی احمدیہ جلد دوم صفحہ ۴۳)

(قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ)

انصار اللہ

اسلامی شعار۔ لباس

عرب صاحب نے انگریزی قطع وضع کے متعلق ذکر کیا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ انسان کو جیسے باطن میں اسلام دکھانا چاہیئے ویسے ہی ظاہر میں بھی ان لوگوں کی طرح نہیں بننا چاہیئے جو انگریزی لباس کو یہاں تک اختیار کرتے ہیں کہ عورتوں کو بھی ایسا لباس اور وضع میں رکھنا پسند کرتے ہیں۔ جو شخص ایک قوم کے لباس کو پسند کرتا ہے تو پھر آہستہ آہستہ اس قوم کو اور پھر دوسرے اوضاع و اطوار (دم)

انصار اللہ کا سالانہ اجتماع انشاء اللہ ۲۷، ۲۸ اور ۲۹ اکتوبر کو منعقد ہوگا۔

قائد عمومی
مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

مشرقی افریقہ میں چرچ کی طرف سے اسلام پر ایک بے بنیاد الزام

اور

اس کی پُرزور تردید

جماعتِ احمدیہ کے رئیس التبلیغ مولانا شیخ مبارک احمد کی طرف سے بشپ بیچر کو مقابلے کی دعوت

پچھلے دنوں مشرقی افریقہ کے شہر دار السلام میں مشہور عیسائی مناد بشپ بیچر (Bishop Beecher) نے عیسائیوں کے ایک مجمع میں تقریر کرتے ہوئے کمیونزم کے ساتھ ساتھ اسلام پر بھی یہ الزام عائد کیا تھا کہ یہ بھی کمیونزم کی طرح تہذیب و تمدن کے لئے عظیم ترین خطرہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس الزام پر مشرقی افریقہ میں جماعت احمدیہ کے رئیس التبلیغ مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب فاضل نے بشپ بیچر کو چیلنج کیا کہ وہ پبلک میں اس طرح اسلام کے خلاف ناروا حملے کرنے کی بجائے باقاعدہ تقریری یا تحریری مناظرے کے ذریعے اسلام کے خلاف اس سراسر غلط اور بے بنیاد الزام کو ثابت کریں ورنہ انہیں آئندہ اسلام کے خلاف اس قسم کی بے سروپا باتیں کرنے سے احتراز کرنا چاہیئے۔ آپ کا یہ چیلنج وہاں کے مشہور پندرہ روزہ انگریزی اخبار "ایسٹ افریقن ٹائمز" میں شائع ہوا۔ اور اس کی وسیع پیمانے پر اشاعت ہوئی۔ آپ کے اس چیلنج کا اردو ترجمہ ذیل میں شائع کیا جا رہا ہے۔ مولانا صاحب موصوف نے اپنے جوابی بیان میں فرمایا:-

"مجھے حیرت ہے کہ بشپ بیچر جیسا فاضل آدمی اسلام اور کمیونزم کے درمیان کوئی فرق یا امتیاز کرنے سے قاصر ہے۔ جھوٹ موٹ یہ الزام عائد کرنا کہ اسلام کمیونزم کے مشابہ ہے انتہائی تعصب یا پھر انتہائی لاعلمی پر دلالت کرتا ہے۔ کیونکہ "اسلام" کے معنی ہی یہ ہیں کہ انسان اس حد تک خدا تعالیٰ کی فرمانبرداری اختیار کرے کہ گویا اپنے وجود کو سراسر خدا کے سپرد کر دے۔ برخلاف اس کے کمیونزم سراسر دہریت پر مبنی ہے اور اس میں روحانی اقدار کے لئے کوئی گنجائش موجود نہیں ہے۔

بالخصوص دنیا کے اس حصہ میں پادریوں کی عادت میں یہ بات داخل ہے کہ وہ ہر بری بات کو اسلام کے سر تھوپ دیتے ہیں اور اس طرح اسے بدنام کرنے میں اپنی طرف سے کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے۔ میں چاہتا ہوں کہ یہ معاملہ ہمیشہ ہمیش کے لئے طے ہو جانا چاہیئے تاکہ یہاں کے سیدھے سادے مقامی باشندے اسلام کے خلاف عیسائی پادریوں کی غیر ذمہ دارانہ باتوں اور ناروا حملوں سے بلاوجہ کسی قسم کی غلط فہمی میں مبتلا نہ ہوں۔

مقابلے کی دعوت

چنانچہ میں اس خیال کے پیش نظر بشپ بیچر یا اسلام کے متعلق انہی جیسے خیالات رکھنے والے ہر پادری کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ نیروبی میں یا مشرقی افریقہ کے کسی بھی شہر یا مقام پر پبلک یا پرائیویٹ مناظرے یا خط و کتابت کے ذریعے اسلام کے خلاف اس الزام کو کہ اسلام تہذیب و تمدن کے لئے خطرہ کا باعث ہے۔ معین شکل میں پیش کر کے اس پر بحث کریں تاکہ اس الزام کی اصل حقیقت لوگوں پر واضح ہو سکے۔ ناسمجھ سامعین کے سامنے ایسی باتیں بیان کرنا جنہیں برسرعام منصفانہ بحث یا گفتگو کے دوران درست ثابت نہ کیا جا سکتا ہو سراسر بے فائدہ ہے۔ لہٰذا اگر پادریوں میں سے کوئی صاحب یا بشپ بیچر صاحب خود اپنے نظریات کی صحت پر مصر ہیں اور ان نظریات کو فی الحقیقت درست سمجھتے ہیں تو پھر انہیں اتنی جرأت دکھانی چاہیئے کہ وہ میری اس دعوت کو قبول کریں تا لوگوں پر اصل حقیقت منکشف ہو سکے۔

الزام کی صحت کا مشروط اعتراف

تاہم اگر اس الزام سے ان کی مراد یہ ہے کہ حقیقی تہذیب سے قطع نظر اسلام عیسائی تہذیب کے لئے خطرہ کا باعث ہے تو میں پورے انشراح کے ساتھ اس الزام کی صحت کا اعتراف کرتا ہوں اور اس امر کی توثیق کرتا ہوں کہ اسلام ہرگز اُن بودے، ناقابل عمل اور ناقابل فہم اصولوں، عقائد اور نظریات کی تعلیم نہیں دیتا جن کی مروجہ عیسائیت تعلیم دیتی ہے۔ زندگی کے مسائل کو حل کرنے میں اسلام کا طریق کار براہ راست، سیدھا اور آسان ہے۔ وہ دن دور نہیں ہے کہ جب اس دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا جسے عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھا جائے گا اور وہ اسلام ہوگا"۔

(ایسٹ افریقن ٹائمز" نیروبی۔ مورخہ ۱۵ جولائی ۱۹۶۱ء)

معلّمین (وقف جدید) کیا کرتے ہیں!

از مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم ارشاد وقف جدید

بہت سے دوست یہ سوال کرتے ہیں کہ معلّمین وقف جدید کیا کام کرتے ہیں۔ اس سلسلہ میں فیصلہ کیا گیا ہے کہ آئندہ "معلّمین کیا کرتے ہیں" کے عنوان کے ماتحت ان کی رپورٹ ہائے کارگزاری کے بعض حصص احباب کی دلچسپی کے لئے وقتاً فوقتاً اخبار میں شائع کئے جایا کریں۔ اس ضمن میں ایک معلّم ایک بہت بڑی لمبی رپورٹ کارگزاری کا تربیتی حصہ درج ذیل ہے

لکھتے ہیں کہ تربیتی امور پر تقریباً چار گھنٹے روزانہ صرف کئے جاتے ہیں۔ دیگر اہم امور کے علاوہ مندرجہ ذیل چھوٹی چھوٹی باتوں کی طرف بھی خاص توجہ دی جاتی ہے۔

السلام علیکم کہنے کی تلقین و عادت ڈالنا۔

سب و شتم جو کہ دیہاتی ماحول میں عادت مستمرہ کا رنگ رکھتی ہے۔ اسے بہ احسن طریق پر روکنا۔

صفائی کی خصوصاً گھر اور بدن کی صفائی کی عادت ڈالنا۔ مسواک اور دیگر امور صفائی کے متعلق مسلسل تلقین کرنا۔

اب حاضری نماز خدا کے فضل سے سو فیصدی ہو چکی ہے۔ چار افراد باقاعدگی سے نماز تہجد بھی ادا کرتے ہیں۔

دو مردوں اور دس بچوں کو قرآن کریم ناظرہ سبق دیا گیا۔ میرا ایک شاگرد جو خود اب ۲۸ ویں پارہ پر ہے۔ چار بچوں کو قرآن کریم ناظرہ اور نماز ناظرہ کا سبق دے رہا ہے۔ دس بچوں کو نماز ناظرہ کا سبق دیا جا چکا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے فرمودات باقاعدہ پڑھ کر سنائے جاتے ہیں۔

نوٹ: ۱۔ معلمین کی تمام رپورٹیں پریذیڈنٹ مقامی کی طرف سے مصدقہ ہوتی ہیں۔

۲۔ رپورٹیں اس لئے بھی شائع کی جانی مطلوب ہیں کہ انہیں پڑھ کر اگر کسی جماعت کے دوست یہ محسوس کریں کہ ان کے ہاں مقرر کردہ معلم ان نیک کاموں میں پیچھے ہے۔ تو مرکز کو اس بارہ میں مطلع فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

خوشی کی تقاریب

اور

تعمیر مساجد ممالک بیرون

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ الودود فرماتے ہیں:-

"خوشی کی مختلف تقاریب پر مسجد فنڈ کے لئے کچھ نہ کچھ دیتے رہنا چاہیئے مثلاً کسی کی شادی ہوتی ہے تو وہ حسب توفیق کچھ چندہ مساجد کے لئے دیدے کسی کے ہاں بچہ پیدا ہوا ہے تو وہ اس خوشی میں کچھ دے دے۔ امتحان میں پاس ہوا ہے تو کچھ دیدے۔ کسی نے مکان بنایا ہے یا بنوانے لگا ہے تو وہ اس خوشی میں کچھ دیدے۔ اگر اس نے پانچ ہزار روپیہ میں مکان بنایا ہے تو پانچ دس روپے خدا کے گھر کے لئے دے دینا اس کے لئے کونسی بڑی بات ہے"

جماعت کے جملہ مرد و زن کو چاہیئے کہ وہ اپنے پیارے آقا المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کے مذکورہ بالا ارشاد کے مطابق ہر خوشی کے موقع پر خانہ خدا کی تعمیر کے لئے بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے آمین

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع

مورخہ ۲۰-۲۱-۲۲ اکتوبر ۱۹۶۱ء کو منعقد ہوگا

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا پانچواں سالانہ اجتماع انشاء اللہ تعالیٰ اس سال بھی دفتر لجنہ اماء اللہ میں خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے ساتھ منعقد ہوگا۔ اسی طرح ناصرات الاحمدیہ کے اجتماع کے متعلق ہدایات تمام لجنات کو بذریعہ سرکلر بھجوا دی گئی ہیں۔ اگر کسی لجنہ کو یہ ہدایات نہ ملی ہوں تو وہ دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ میں اطلاع دے کر منگوا سکتی ہیں۔ ہر لجنہ یہ کوشش کرے کہ ان کا کوئی نہ کوئی نمائندہ اجتماع میں ضرور شامل ہو۔

اس سال یہ تجویز ہے کہ سالانہ اجتماع سے پندرہ دن قبل ایک تربیتی کلاس منعقد کی جائے۔ اس کے لئے ہر لجنہ کو چاہیئے کہ ایک نمائندہ بھجوائے۔ نمائندہ کو اردو لکھنا پڑھنا بخوبی آتا ہو۔

سالانہ اجتماع کے موقع پہ کافی اخراجات ہو جاتے ہیں۔ اس لئے تمام عہدیداران کو چاہیئے کہ وہ ہر ممبر سے ۸ سالانہ چندہ اجتماع وصول کر کے بھجوائیں۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ - ربوہ)

نصرت گرلز جونیئر ماڈل سکول کی عمارت کیلئے چندہ کی اپیل

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ پہ اس وقت سب سے بڑا بوجھ نصرت گرلز جونیئر ماڈل سکول کا ہے اس سکول کی عمارت کے لئے زمین خریدی گئی ہے اور قیمت بھی ادا کر دی گئی ہے۔ اب اس سکول کی عمارت بنانے کا سوال ہے۔ اس عمارت کے لئے گذشتہ سال سے چندہ کی تحریک جاری ہے اس سال ہم نے تیس ۳۰ ہزار کی رقم اکٹھی کرنی تھی۔ لجنہ اماء اللہ کے مالی سال پہ گیارہ ماہ گذر چکے ہیں۔ اور صرف چھ ہزار کے قریب چندہ جمع ہوا ہے۔ اس سکول کی عمارت اس وقت تک شروع نہیں کی جا سکتی جب تک پچاس ساٹھ ہزار روپیہ چندہ جمع نہ ہو جائے۔

تمام لجنات کو چاہیئے کہ وہ اپنی پرانی روایات کو قائم رکھتے ہوئے اس چندہ کی وصولی کی طرف توجہ کریں اور بہت جلد اتنی رقم جمع کر دیں تاکہ عمارت شروع کر دی جائے۔ کسی نیک کام کو ساون نہیں لگانا چاہیئے۔

ہمارا یہ بھی فیصلہ ہے کہ جو بہن یا بھائی ایک سال کے اندر اندر ڈیڑھ صد کی رقم سکول کی عمارت کے لئے دیں ان کا نام عمارت پہ کندہ کیا جائے گا۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ - ربوہ)

بے کار احمدی نوجوان توجہ کریں!

ایسے احمدی بیکار نوجوان جو کنویس شوز کا کام جانتے ہوں اور لاہور میں ملازمت کے خواہشمند ہوں اپنے نام پتہ و دیگر کوائف کے ساتھ دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو فوری طور پہ لکھیں یا ملیں۔ نیز ایسے نوجوان جن کی تعلیم آٹھ یا دس جماعت تک ہو اور عمر ۱۹-۲۰ سال تک ہو اگر لاہور میں لیدر شوز کا کام سیکھنا چاہیں تو اپنے نام و پتہ کے ساتھ فوری طور پہ دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں تحریر کریں۔

(مہتمم صنعت و حرفت و تجارت خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

دورہ انسپکٹر وقف جدید

مکرم سلطان احمد صاحب مجاہد انسپکٹر وقف جدید تحصیل ٹوبا ٹیک سنگھ ضلع لائلپور میں دورہ کے لئے روانہ ہو رہے ہیں۔ جملہ عہدیداران و احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ان سے پورا تعاون فرما کر وصولی چندہ وقف جدید میں ان کی مدد فرمائیں۔ جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

(ناظم مال وقف جدید)

درخواست دعا: خاکسار کے بھانجے عزیز نور محمد صاحب بٹ ایم۔ ایس سی پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور ۱۵ ستمبر ۱۹۶۱ء کو مزید حصول تعلیم کی خاطر بذریعہ ہوائی جہاز عازم سفر انگلستان ہو رہے ہیں احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو خیریت سے منزل مقصود تک پہنچائے اور بعد از ان کامیابی خیر و عافیت سے واپس پاکستان آنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔ (خواجہ خورشید احمد سیالکوٹی)

طارق منزل دارالبرکات ربوہ)

لاہور کے مختلف حلقہ جات میں

سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسے

جماعت احمدیہ لاہور نے امسال خدا تعالیٰ کے فضل سے مختلف حلقہ جات میں سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسے کئے۔

۱۔ سب سے پہلا جلسہ مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ میں مورخہ ۲۷/۸/۶۱ کو ۹ بجے صبح تا ۱۲ بجے دوپہر زیر صدارت محترم خانصاحب میاں محمد یوسف خانصاحب نائب امیر جماعت احمدیہ لاہور منعقد ہوا تلاوت قرآن پاک اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مدح میں منظوم کلام سنانے کے بعد خاکسار عبد اللطیف ستکوہی نے جلسہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم سے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک ضروری ارشاد پڑھ کر سنایا اور حاضرین جلسہ کو تحریک کی کہ وہ کثرت سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجیں اسکے بعد مکرم شیخ عبد القادر صاحب مربی سلسلہ اور مولوی مرزا محمد سلیم صاحب شاہد مکرم قریشی محمد نذیر صاحب ملتانی مکرم حافظ محمد رمضان صاحب فاضل محترم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری۔ ڈاکٹر عبد الرحمان صاحب آف موگا ملک احسان اللہ خاں صاحب اور محترم مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری نے نہایت دلکش انداز میں سیرت نبوی سے متعلق مختلف مضامین پر روشنی ڈالی۔ جلسہ کے دوران میں جناب ثاقب صاحب زیروی نے خوش الحانی سے اپنا منظوم کلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مدح میں پڑھ کر حاضرین کو محظوظ کیا۔ حاضرین جلسہ کی تعداد ہزاروں پر مشتمل تھی۔ علاوہ مردوں اور بچوں کے کثیر تعداد میں خواتین نے بھی جلسہ میں شرکت کی جلسہ میں لاؤڈ سپیکر کا بھی تسلی بخش انتظام تھا۔

۲۔ دوسرا جلسہ ۲۷ اگست ہی کی شام کو حلقہ گنج مغلپورہ میں ہوا صدارت کے فرائض مکرم قریشی محمود احمد صاحب ایڈووکیٹ نے سرانجام دئے مختلف اصحاب نے سیرت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر روشنی ڈالی۔ اس کی تفصیلی رپورٹ الفضل میں شائع ہو چکی ہے۔

۳۔ تیسرا جلسہ سیرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم حلقہ سلطان پورہ میں مورخہ ۳ ستمبر ۱۹۶۱ء بعد نماز مغرب منعقد ہوا اس اجلاس کی صدارت بھی مکرم قریشی محمود احمد صاحب ایڈووکیٹ نے کی۔ تلاوت قرآن کریم اور نعتیہ کلام کے بعد مکرم شیخ عبد القادر صاحب مربی سلسلہ مرزا محمد سلیم صاحب شاہد ملک احسان اللہ خانصاحب ڈاکٹر عبد الرحمان صاحب آف موگا۔ مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد اور خاکسار نے احسن پیرایہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت سے متعلق مختلف پہلوؤں پر تقاریر کیں۔ لاؤڈ سپیکر اور روشنی کا انتظام تھا۔ حاضری تسلی بخش تھی جلسہ دعا پر ختم ہوا۔

۴۔ چوتھا جلسہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم حلقہ اسلامیہ پارک لاہور میں مورخہ ۹/۱۱-۱ بوقت ۷ تا ۱۰ بجے شب منعقد ہوا۔ صدارت کے فرائض سید حضرت اللہ صاحب پاشا ایم اے نے سرانجام دئے تلاوت قرآن پاک کے بعد بعض اصحاب نے نعتیں پڑھیں اور سیرت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مختلف درخشندہ پہلوؤں پر محترم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری مکرم چوہدری محمد یار صاحب عارف سابق مبلغ انگلستان مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی۔ ڈاکٹر عبد الرحمان صاحب آف موگا مرزا محمد سلیم صاحب شاہد خاکسار عبد اللطیف ستکوہی اور صاحب صدر نے احسن پیرایہ میں . . . . لیکچر دئے۔ جلسہ میں لاؤڈ سپیکر اور روشنی وغیرہ کا تسلی بخش انتظام تھا۔ کثیر تعداد میں احمدی مرد و زن کے علاوہ غیر از جماعت اصحاب نے بھی دلچسپی کیساتھ جلسہ کی مکمل کارروائی سنی۔ آخر میں دعا پر جلسہ کی کارروائی ختم ہوئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

(خاکسار ملک عبد اللطیف ستکوہی سکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ لاہور)

گمشدہ پین

مورخہ ۱۰ ستمبر بروز اتوار میرے بھائی جان محمد صدیق صاحب شاکر آف لاہور کا پین گولبازار اور گاڑی کے پھاٹک کے درمیان کہیں گر گیا ہے۔ اس پین پر انگلش میں یہ لکھا ہوا ہے

M. siddiq shakir By. M. Yahya 24.2.57

جن صاحب کو ملے وہ مندرجہ ذیل پتہ پر بھجوا دیں۔ اور شکریہ کا موقع دیں۔

میاں چراغ دین صاحب

۲/۲۲ مبارک منزل دارالبرکات ربوہ۔ ضلع جھنگ Rabwah

نوٹ:۔ پین ڈھونڈ کر دینے والے کو دو روپے انعام دیا جائے گا۔

(خاکسارہ ممتاز بیگم - ربوہ ضلع جھنگ)

خط و کتابت کرتے وقت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

تعلیمی شماریات کا سیمینار ٹوکیو میں ۱۵ ستمبر سے شروع ہو رہا ہے

پاکستان کی نمائندگی مغربی پاکستان بیورو آف ایجوکیشن کے ڈاکٹر عبدالرؤف کریں گے

لاہور ۱۴ ستمبر۔ تعلیمی شماریات کا ایک سیمینار ۱۵ ستمبر سے جاپان میں شروع ہو رہا ہے۔ اس کا اہتمام یونیسکو کی طرف سے کیا گیا ہے۔ سیمینار میں پاکستان کی نمائندگی مغربی پاکستان بیورو آف ایجوکیشن کے ڈائرکٹر عبدالرؤف کریں گے۔

ڈاکٹر عبدالرؤف حکومت پاکستان کے سرکاری مندوب ہیں اور وہ جاپان میں اپنے قیام کے دوران میں حکومت جاپان کے مہمان ہوں گے۔ ڈاکٹر رؤف سیمینار میں پاکستان میں تعلیمی اعداد و شمار کی تعمیر و اشاعت پر ایک مضمون پیش کریں گے۔ اس مضمون میں پاکستان کو تعلیمی شماریات کے سلسلہ میں ۱۹۴۷ء اور ۱۹۵۸ء کے درمیان پیش آنے والی مشکلات، اکتوبر کے انقلاب کے بعد کی مساعی اور مستقبل کے منصوبوں کا مختصر ذکر کیا گیا ہے۔ وہ سیمینار کے تمام اجلاس میں تمام ممالک میں قومی تعلیم کے اعداد و شمار کو یکساں طور پر معیاری بنانے اور انہیں ایسے انداز سے ترتیب دینے کی ایک تجویز پیش کریں گے کہ تمام ممالک کے تعلیمی اعداد و شمار میں یکجہتی اور تقابل ہو سکے۔

جاپان میں قیام کے دوران میں ڈاکٹر رؤف ٹوکیو یونیورسٹی میں انقلاب سے قبل پاکستان میں تعلیمی صورت حال کے متعلق لیکچر دیں گے۔ نیز جاپان کا تعلیمی بیورو دیکھیں گے اور بچوں کی فلاح و نگہداشت کے نظام کا جائزہ لیں گے۔ ڈاکٹر رؤف جاپان میں زیر تعلیم پاکستانی طلباء سے بھی ملاقات کریں گے۔

بات چیت پر شاہ نیپال کا اظہار اطمینان

کراچی ۱۴ ستمبر۔ نیپال کے شاہ مہندرا نے کل صدر ایوب سے اپنی بات چیت پر اظہار اطمینان کیا۔ نیپال کے سفیر نے ہوٹل میٹروپول میں شاہ کے اعزاز میں دعوت دی۔ شاہ مہندر نے اس موقعہ پر اخباری نمائندوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ "میں یہاں آکر بہت خوش ہوا ہوں" جب پاکستان اور نیپال میں ثقافتی معاہدہ کے امکانات دریافت کئے گئے تو شاہ مہندرا نے کہا صدر ایوب سے بات چیت کے دوران ثقافتی روابط پر بھی گفتگو ہوئی ہے۔

شاہ نیپال اس مہینے کے آخر تک پیکنگ جائیں گے۔ جہاں نیپال اور چین کے درمیان سرحدی معاہدہ پر دستخط ہونے کی توقع ہے۔

دعوت میں صدر ایوب نے بھی شرکت کی۔ رپ نے شاہ مہندرا سے اپنی بات چیت پر اظہار اطمینان کیا لیکن بات چیت کی تفصیلات نہیں بتائیں۔

برٹرینڈ رسل کو سزائے قید

لنڈن ۱۴ ستمبر۔ لنڈن کی ایک عدالت نے کل ۸۹ سالہ فلاسفر ارل برٹرینڈ رسل کو ضمانت نیک چلنی داخل نہ کرنے پر سزائے قید سنائی۔ جس وقت اس مشہور و معروف ادیب اور فلسفی کو سزا سنائی گئی تو عدالت میں موجود لوگوں نے شرم شرم اور فاشسٹ کے آوازے بلند کئے۔ بعد ازاں جب مجسٹریٹ کو لارڈ رسل سے متعلق میڈیکل سرٹیفکیٹ دکھایا گیا تو اس نے سزائے قید میں تخفیف کر کے صرف سات دن کر دی۔ لارڈ رسل کی ساٹھ سالہ اہلیہ کو بھی سات دن کی سزائے قید سنائی گئی۔ لارڈ رسل کو ایٹمی اسلحہ جات کے خلاف مظاہروں کے سلسلہ میں مہم شروع کرنے کے الزام میں عدالت میں پیش کیا گیا تھا۔ جب مجسٹریٹ نے لارڈ رسل سے دریافت کیا کہ کیا آپ ضمانت نیک چلنی داخل کرنے پر تیار ہیں تو آپ نے صاف اور واضح لہجہ میں کہا "نہیں میں ایسا نہیں کروں گا"۔

صدر ایوب راولپنڈی پہنچ گئے

راولپنڈی ۱۴ ستمبر۔ صدر محمد ایوب خاں کراچی میں چار دن قیام کرنے کے بعد راولپنڈی پہنچ گئے ہیں۔ آپ شاہ نیپال کے استقبال کے سلسلہ میں کراچی گئے تھے۔ پاکستان کے وزیر خارجہ مسٹر منظور قادر بھی آپ کے ہمراہ راولپنڈی پہنچ گئے ہیں۔

اٹلی کا آسٹریلیا سے احتجاج

روم ۱۴ ستمبر۔ اٹلی نے کل حکومت آسٹریا کو ایک احتجاجی مراسلہ بھیجا ہے۔ جس میں کہا گیا ہے کہ گذشتہ ہفتہ کے آخر میں اٹلی میں بموں کے دھماکوں کی ذمہ داری آسٹریا پر عائد ہوتی ہے۔ گذشتہ ہفتہ کے آخر میں روم اور اٹلی کے دوسرے شہروں میں دستی بم پھینکے گئے تھے۔ ان بموں کو مولوٹوف کاک ٹیل کہا جاتا ہے۔ اطالوی اخبارات نے بموں کے ان دھماکوں کا سلسلہ سال رواں کے شروع میں جنوبی ٹائرول سے ملایا ہے۔ یہ علاقہ صوبہ کے جرمن زبان بولنے والے باشندوں کے مطالبہ خود مختاری کے نتیجہ میں ہوئے تھے۔

پنڈت نہرو کو پنجابی صوبے کا مطالبہ منظور کرنے پر مجبور کیا جائے

جنوب مشرقی ایشیا کی سکھ فیڈریشن کی اپیل

سنگاپور ۱۴ ستمبر۔ جنوب مشرقی ایشیا میں آباد سکھوں نے دنیا بھر کے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ پنجابی صوبہ کا مطالبہ منظور کرنے کے سلسلہ میں بھارتی وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو پر زور ڈالیں۔ جنوب مشرقی ایشیا کے سکھوں کی فیڈریشن نے کتابچے تقسیم کئے ہیں۔ جن میں بھارت کی ہندو حکومت کی ظالمانہ کارروائیوں اور تشدد کے ذریعہ تمام غیر ہندوؤں کو تباہ کرنے کے اقدامات کی مذمت کی گئی ہے۔

کتابچے میں سکھوں سے کہا گیا ہے کہ اگر ماسٹر تارا سنگھ مرن برت سے وفات پا جائیں تو ایک ماہ تک سوگ منایا جائے۔ کتابچہ میں سکھوں کو ہدایت کی گئی ہے۔ کہ ماسٹر تارا سنگھ کی اندوہناک خبر سننے کے بعد تمام سکھ مرد سیاہ پگڑیاں باندھیں اور عورتیں سیاہ دوپٹے اوڑھیں اور گوردواروں میں جمع ہو جائیں۔ دریں اثنا معلوم ہوا ہے کہ سنگاپور اور ملایا کے سکھ گذشتہ ایک ماہ سے بھارت میں سکھوں کی مہم کی مدد کے لئے چندہ جمع کر رہے ہیں۔

چائے کی سکیموں کے لئے پچاس لاکھ روپے

ڈھاکہ ۱۴ ستمبر۔ حکومت پاکستان نے چائے کی ترقی کی کلیدی سکیموں کو مکمل کرنے کی غرض سے پچاس لاکھ روپے منظور کئے ہیں۔ اس رقم میں سے چائے کے باغات کی توسیع اور ترقی کے لئے رقمیں قرض دی جائیں گی۔

سنٹو کے سیکرٹری جنرل کے نئے ایگزیکٹو اسسٹنٹ

انقرہ ۔ بذریعہ ہوائی ڈاک۔ مسٹر ڈیوڈ ڈلکن سنٹو کے سیکرٹری جنرل کے ایگزیکٹو اسسٹنٹ کا عہدہ سنبھالنے کے لئے امریکہ سے یہاں پہنچ گئے ہیں۔ ایگزیکٹو اسسٹنٹ کا عہدہ ڈپٹی سیکرٹری جنرل کے عہدہ کے برابر ہوتا ہے۔ مسٹر ڈلکن نیویارک اور کولمبیا یونیورسٹی کے گریجوایٹ ہیں۔ امریکی محکمہ خارجہ میں وہ ۱۹۴۸ء میں پرسنل افیسر کے طور پر شامل ہوئے تھے۔ بعد ازاں انہوں نے برلن۔ فرینکفرٹ اور بیونس ایریس میں کام کیا موجودہ عہدہ سنبھالنے سے قبل مسٹر ڈلکن اقوام متحدہ کے مشیر برائے اقتصادی امور تھے۔

- - - - - - - - - - - -

- - - - - - - - وہ مسٹر رچرڈ بریٹ ہٹ کے جانشین ہیں۔ جنہیں کراچی میں امریکی سفارت خانہ میں کونسل برائے اقتصادی مسائل مقرر کیا گیا ہے۔

درخواست دعا

مکرم میجر ڈاکٹر سراج الحق خانصاحب کا فرزند عزیزم ڈاکٹر معین الحق خانصاحب ایم بی بی ایس مزید تعلیم حاصل کرنے کے لئے ۱۶ ستمبر کو کراچی سے ہوائی جہاز پر لنڈن کے لئے جا رہے ہیں بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان و خاندان حضرت مسیح موعود و دیگر احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ عزیز کے لئے دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ عزیز کو ہر طرح سے کامیاب اور دین و دنیا کا خادم بنا سکے۔ آمین ثم آمین

دعا ...

"باہمی تنازعات طے کرنے کے لئے ایشیائی رہنماؤں میں ملاقاتیں اکثر ہوتی رہنی چاہئیں"

لاہور سے پشاور جاتے وقت شاہ مہندرا کا بیان

پشاور میں پُرجوش استقبال، شاہ نیپال آج کھٹمنڈو روانہ ہو جائیں گے

پشاور۔ ۱۵ ستمبر۔ شاہ مہندرا اور ملکہ رتنا کل جب پشاور پہنچے تو آپ کا پرجوش استقبال کیا گیا۔ گورنر ملک امیر محمد خاں بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ اس سے پہلے شاہ مہندرا نے کل لاہور کے ہوائی اڈے پر یہ تجویز پیش کی کہ ایشیائی ملکوں میں باہمی تنازعات حل کرنے کے لئے ایشیائی لیڈروں میں اکثر ملاقاتیں ہوتی رہنی چاہئیں۔

شاہ مہندرا نے ایشیائی لیڈروں میں باہمی مفاہمت پیدا کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ شاہ نیپال آج پشاور سے واپس نیپال روانہ ہو رہے ہیں۔

شاہ مہندرا نے پشاور روانہ ہونے وقت ہوائی اڈے پر اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے یہ تجویز پیش کی کہ ایشیائی ملکوں میں باہمی تنازعات حل کرنے کے لئے ایشیائی لیڈروں میں اکثر ملاقاتیں ہوتی چاہئیں۔ شاہ مہندرا نے ایشیائی لیڈروں میں مفاہمت کی ضرورت پر بھی زور دیا۔ جب آپ سے کہا گیا کہ ان ملکوں کے نام بتائیں جن سے آپ زیادہ دوستانہ اور پر از مفاہمت تعلقات چاہتے ہیں تو شاہ نے جواب دیا۔ میں خاص طور پر کسی کا نام نہیں لینا چاہتا۔ میں تمام ایشیائی ملکوں میں دوستانہ تعلقات چاہتا ہوں۔ شاہ مہندرا نے کہا کہ میرے ملک کی پالیسی یہ ہے کہ نہ صرف ایشیائی ملکوں سے بلکہ دنیا کے تمام ملکوں سے دوستانہ تعلقات رکھے جائیں۔ ایک سوال کے جواب میں شاہ مہندرا نے کہا کہ میں نے اپنے لاہور کے قیام سے بہت لطف اٹھایا ہے آپ نے گرمجوشی سے استقبال کرنے پر گورنر ملک امیر محمد خاں اور لاہور کے باشندوں کا شکریہ ادا کیا۔

گورنر ملک امیر محمد خاں نے شاہ مہندرا کو شاہی مہمانوں کے دورہ لاہور کی تصاویر کا البم پیش کیا۔

"مغربی طاقتیں اس بار روس کو بالکل تیار پائیں گی"

"روس کے پاس کئی کئی میگاٹن کے ایٹمی ہتھیار ہیں" (مالینووسکی)

ماسکو ۱۵ ستمبر۔ روسی وزیر دفاع مارشل مالینووسکی نے کہا ہے کہ روس مغربی ملکوں کی جنگی تیاریوں کے مقابلے میں خاموش تماشائی نہیں رہ سکتا ہے روس ۱۹۴۱ء کی صورت حال کو دوہرانا نہیں چاہتے۔

وزیر دفاع کا ایک مضمون اخبار پراودا میں شائع ہوا ہے آپ نے اس مضمون میں مزید لکھا ہے کہ روسی ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے نہیں رہنا چاہتا کے لئے یہ لازمی ہے کہ وہ اس سلسلہ میں ضروری اقدامات کرے ہم اس بار ہمیں بالکل تیار پائیں گے روسی وزیر دفاع نے مزید کہا کہ امریکہ میں جنگ پسند عناصر صدر کینیڈی کو ہٹلر کی راہ پر ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ان عناصر کی سرگرمیاں اور امریکہ کی جنگی تیاریاں اس امر کی متقاضی ہیں کہ روس چوکنا رہے وزیر دفاع نے دعوے کیا ہے کہ روس کے پاس کئی کئی میگاٹن کے ایٹمی ہتھیار ہیں (ایک میگاٹن دس لاکھ ٹن مار دور کے برابر ہوتا ہے) اور روسی راکٹ ان ایٹم بموں کو دنیا کے کسی بھی کونے میں پہنچا سکتے ہیں۔ مارشل مالینووسکی نے مزید کہا ہے کہ اگر سامراجیوں نے جنگ چھیڑی تو یہ جنگ دو متضاد اقتصادی نظاموں کے لئے فیصلہ کن ثابت ہوگی۔ اگلی جنگ میں اسی ملک کی فوج